REGISTRED NITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS . FOR INDIA AT NO 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۵ — شمارہ ۳۴

REGD NO P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- بشارت احمد حمید، شکیل احمد ظاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ ″
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ ″
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لنڈن سے موصولہ اطلاع کے مطابق حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمدللہ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● جماعتی ذرائع سے یہ تشویشناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مردان (پاکستان) میں احمدیہ مسجد کو شہید کر دیا گیا ہے اور نوے افراد جن میں مرد عورتیں اور چھوٹے بچے شامل ہیں کو حراست میں لے لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ مظلومین جماعت کی حفاظت فرمائے آمین ★۔ مقامی طور پر مورخہ ۱۷/۸ کو عید الاضحیہ کی نماز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور مناسب موقعہ خطبہ عید ارشاد فرمایا مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

۱۴ ذی الحج | ۲۱ ظہور ۱۳۶۵ ہش | ۲۱ اگست ۱۹۸۶ء

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایمان افروز کوائف

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز کی تقریر

قادیان ۱۴ ظہور (اگست) — آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ نے اپنے بابرکت سفر لنڈن اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایمان افروز کوائف بیان کئے۔ جو سامعین کیلئے ازدیادِ علم و ایمان کا موجب بنے۔

موصوف نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا اکیسواں جلسہ سالانہ حسب پروگرام ۲۵ر جولائی ۱۹۸۶ء کو نماز جمعہ کے بعد اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جہاں احباب اور مستورات کے لئے دو علیحدہ علیحدہ خوبصورت اور کشادہ مسقف پنڈال بنائے گئے تھے حفاظتی نقطہ نگاہ سے ہر جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق پر مندوبین کو پاس جاری کئے گئے تھے جن کا جلسہ گاہ میں داخلہ کے وقت منتظمین کو دکھانا ضروری تھا۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے آغاز پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وجد آفرین نظم

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ترین عارفانہ منظوم کلام پیش کیا گیا جو بدر کے اسی شمارہ کے ٹائٹل کی زینت بن رہا ہے۔ اس کیف آگین نظم کے دوران دیگر پرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ ساتھ حضور پرنور کے ارشاد پر "اسیرانِ راہ مولا زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے بھی لگائے گئے۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ نے زائد از ایک گھنٹہ افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور پرنور نے پاکستانی احمدیوں پر حکومت کی طرف سے روز افزوں مظالم کی المناک تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ احمدیوں کے پاس ان تمام مظالم کا واحد توڑ اور سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے حضور انور نے احباب جماعت کو ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہنے کی تلقین کرتے ہوئے پاکستان کے مظلوم احمدیوں کو بھی بطور خاص اپنی دعاؤں میں شریک کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس اجلاس میں علاقہ ٹلفورڈ کے میئر نے بھی شرکت کی اور اپنی تقریر میں حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ خواتین میں احمدی مستورات سے خطاب فرمایا جو ساتھ کے ساتھ مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا حضور نے فرمایا کہ مغربی ممالک میں چل رہی آزادی نسواں کی تحریک

(مسلسل صفحہ [illegible])

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

- (الداعی) -

ناظر دعوۃ و تبلیغ
صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید بساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ان ممالک کی عورتیں صدیوں سے اپنے جائز حقوق سے محروم چلی آرہی ہیں جبکہ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے سے مسلمان عورتوں کو اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے تمام حقوق عطا کئے ہیں۔

دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے دوران سال جماعت پر نازل ہونے والے بے شمار افضال و برکات کا ایمان افروز تفصیلی بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ دیگر چند جماعتوں کی طرح "بلال فنڈ" میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری توقعات سے کہیں زیادہ وعدے اور وصولیاں ہوئی ہیں۔ شہداء احمدیت کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر ہم انشاء اللہ اس فنڈ سے بھی دنیا کی کسی ایک اہم زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کریں گے۔

تیسرے روز کے اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قتل مرتد کے موضوع پر معرکہ آراء خطاب فرمایا جو سراسر علمی تحقیق پر مبنی تھا۔ حضور نے قرآن کریم احادیث نبوی اور تاریخ مذاہب کے ناقابل تردید شواہد کی روشنی میں اس بے بنیاد اور سراسر غلط نظریہ کی پرزور تردید فرمائی۔ مردانہ جلسہ گاہ میں حضور کے تینوں خطابات ساتھ کے ساتھ جلسہ گاہ مستورات میں بھی ریلے کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر اختتامی دعا کروانے سے پہلے حضور انور کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے حضور کی ایک اور تازہ نظم ؎

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جس نے دلوں کو گداز اور آنکھوں کو اشکبار کر دیا۔ بہت سے ممبران پارلیمنٹ اور سرکردہ شخصیتوں کی طرف سے موصولہ نیک خواہشات پر مشتمل پیغامات بھی اس اجلاس میں پڑھ کر سنائے گئے۔ مقررین نے اردو انگریزی اور عربی میں تقریریں کیں جن کا بیک وقت عربی انگریزی

اور انڈونیشین ترجمہ نشر کرنے کے لئے برقی نظام قائم کیا گیا تھا۔

محترم ناصر صاحب نے بتایا کہ خلیفہ وقت کا قرب حاصل ہونے کی وجہ سے امسال بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت احمدیہ برطانیہ میں پہلے سے کہیں زیادہ نمایاں روحانی بیداری اور مستعدی نظر آئی جلسہ سالانہ برطانیہ کے انعقاد اور مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کے لئے بھی گزشتہ سال کی بہ نسبت کہیں زیادہ بہتر اور وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ تینوں روز موسم خوشگوار رہا۔ پہلے روز قریباً ساڑھے چھ ہزار دوسرے روز سات ہزار آٹھ سو اور تیسرے روز کم و بیش نو ہزار احباب و مستورات نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

موصوف نے بتایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں قادیان سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ و قائمقام صدر انجمن احمدیہ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب اور خاکسار بنگلور سے مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب حیدرآباد سے مکرم مولوی سراج الحق صاحب اور ان کے ایک غیر مسلم دوست شری بالکشن صاحب سکندرآباد سے مکرم سیٹھ علی احمد الہ دین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے جماعت احمدیہ ہندوستان کی نمائندگی کی۔

مورخہ ۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو اسلام آباد میں ہی سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں عالمی سطح پر جماعت کے منتخب نمائندوں کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں جماعت کی تبلیغی، تعلیمی، تربیتی اور تعمیری سرگرمیوں کو تیز تر کرنے سے متعلق مختلف تجاویز زیر غور آنے کے بعد مختلف اہم فیصلے کئے گئے۔

آپ نے بتایا کہ مورخہ ۸/ اگست ۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷/ جولائی ۸۶ء کو لندن میں مخالفین احمدیت کی طرف سے منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کانفرنس میں ہمیں اور ہمارے واجب الاحترام بزرگوں کو جو ناشائستہ اور تہذیب سے گری ہوئی گالیاں دی گئیں ہم نے ان کا جواب ہرگز گالیوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرۃ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

عارفانہ منظوم کلام

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ پُر کیف اور وجد آفریں تازہ نظم جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس میں مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ (پاکستان) نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ادارہ بدر اس نظم کو کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔
(ایڈیٹر)

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
خوشبو دُں کے اُٹھنے لگے سینے سے اُبھا کے

آہیں تھیں کہ تھیں ذکر کی گھنگھور گھٹائیں
نالے تھے کہ تھے سیلِ رواں حمد و ثنا کے

اس بار جب آئیں تو پھر جاکے تو دیکھیں
کر گزرو ں گا کچھ اب کے ذرا دیکھیں تو جا کے

آدابِ محبت کے غلاموں کو سکھا کے
کیا چھوڑ دیا کرتے ہیں دیوانہ بنا کے

اسلوب سکھائے ہیں بہت صبر و رضا کے
اب ٹال بھی تو دیجئے دن کرب و بلا کے

اللہ! مرا پردہ غم چاک نہ ہو جائے
زخم اور بکھر جائیں گے غیروں کو دکھا کے

اُکتانے کی خاطر تری غیرت ترے بندے
کیا تجھ سے دعا مانگیں ستمگر کو سنا کے

لاکھوں مرے پیارے تیری راہوں مسافر
پھرتے ہیں ترے پیار کو سینے میں لبھا کے

ہیں کتنے ہی پابند سلاسل کہ بڑا جرم
تھا ان کا کہ نکلے تھے ترا نام سجا کے

میں ایک سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیونکر
دل منتظر اس دن کا کہ ناچے انہیں پاکے

عشاق ترے جن کا قدم تھا قدم صدق
جاں دیدی نبھاتے ہوئے پیمانِ وفا کے

چھت اُڑ گئی سایہ نہ رہا کتنے سروں پر
ارمانوں کے دل جاتے رہے بیٹھ دکھا کے

اتنا تو کریں ان کو بھی جا کر کبھی دیکھیں
ایک ایک کو اپنا کہیں سینے سے لگا کے

دیں مجھ کو اجازت کہ کبھی میں بھی تو روٹھوں
لطف آپ بھی لیں روٹھے غلاموں کو منا کے

اک بات تھی جو دل سے زباں تک چلی آئی
ہر چند کہ پہرے تھے کڑے رعب خدا کے

دیوانہ ہوں دیوانہ بُرا مان نہ جانا
صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے

سُننے تو سہی پگلا ہے دل پگلے کی باتیں
ناراض بھی ہوتا ہے کوئی دل سے لگا کے

سمجھیں تو ذرا دیکھیں خفا ہی تو نہ ہو جائیں
میں کچھ بھی نہیں مانگتا جز صبر و رضا کے

جو چاہیں کریں صرف نگاہ ہم سے نہ پھیریں
جو کرنا ہے کر گزریں نگر اپنا بنا کے

فطرت میں نہیں تیری غلامی کے سوا کچھ
نوکر ہیں ازل سے ترے چاکر ہیں سدا کے

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم تھے

جماعت احمدیہ کو چاہئیے کہ اُن عظمتوں کو حاصل کرے جو محمد مصطفیٰ صلعم کے غلاموں کو زیبا ہیں

اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو ہم دُنیا کے معلم قرار نہیں دیئے جا سکیں گے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ صلح (جنوری) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :—

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (الحجرات: ۱۱ تا ۱۴)

اور پھر فرمایا :—

قرآن کریم کی یہ چند آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اُن میں

حُسنِ معاشرت کے تمام بنیادی اُصول

بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ اور ان تمام باتوں سے روکا گیا ہے جن سے انسانی معاشرہ کسی نہ کسی رنگ میں بیمار پڑ جاتا ہے۔ اور خوشی کی بجائے دُکھوں اور تکلیفوں کا موجب بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاشرت کی بنیاد ہی اس تصور پر ہے کہ ایک انسان جو اپنی اکیلے ایک بھلائی کو نہیں پا سکتا۔ اجتماعی کوشش سے وہ بھلائی اس کو نصیب ہو جائے۔ ورنہ فی الحقیقت تو انسان ایک خود غرض جانور ہے۔ اگر اکیلا رہ کر اس کا بس چل سکتا کہ سب خیر اس کو حاصل ہو جاتی تو وہ کسی دوسرے کی خاطر کسی تکلیف کو بھی برداشت نہ کرتا اور اپنے آرام میں کسی دوسری چیز کو مخل نہ ہونے دیتا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے ایک فرض کو دوسرے فرض پر انحصار کرنے والا بنایا ہے اس لئے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جو کسی دوسرے کی احتیاج سے بالا ہو اس لئے ایک انسان کو دوسرے انسان کی احتیاج رہتی ہے۔ لیکن اس احتیاج کی بنیاد خیر پر واقع ہوئی ہے۔ اس کا مقصود یہ ہے کہ خیر بڑھے نہ یہ کہ تکلیف بڑھے۔

پس معاشرے میں جب بھی کوئی ایسا سلسلہ جاری ہو یا کوئی ایسا فعل انسان سے سرزد ہو جس کے نتیجے میں دُکھ پیدا ہوتا ہے تو یہ معاشرت کے اصول کے بالکل برعکس چیز ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ آج کی دُنیا میں معاشرہ بالعموم بدیاں پھیلانے کا موجب بن چکا ہے اور خیر پھیلانے کا اور خیر کے حصول کا ذریعہ کم رہ گیا ہے۔ قرآن کریم چونکہ بنیادی اصولوں سے تعلق رکھنے والی کتاب ہے اور

ہر زمانے پر حاوی ہے

اس لئے قرآن کریم نے حُسنِ معاشرت کے اُصول بیان فرمائے اور اُن چیزوں سے رُکنے کی تاکید فرمائی جن کے نتیجے میں معاشرہ خراب ہو سکتا ہے۔

پہلی بات معاشرے کی تباہی کی موجب افتخار بیان فرمائی گئی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ

دیکھو ایک قوم دوسرے پر بڑائی محسوس کر کے اس رنگ میں اس کی تحقیر نہ کرے اس رنگ میں اُس پر نہ ہنسے گویا وہ اس سے ادنیٰ ہے بظاہر تو ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن آج کی دنیا میں خصوصاً مغربی دُنیا میں اس آیت کا یہ ٹکڑا بڑی شدت کے ساتھ عمل دکھا رہا ہے۔ ساؤتھ افریقہ میں جتنے بھی دُکھ پھیلے ہیں اور ابھی تک ساؤتھ افریقہ جن دُکھوں سے گزر رہا ہے اس کی بنیاد یہی

قومی تفاخر

ہے۔ ایک قوم کو خیال ہے کہ وہ دوسری قوم سے بہتر ہے۔

اسرائیل کے قیام کا تصور بھی اسی غلط خیال کا نتیجہ ہے۔ اسرائیلی قوم کو بھی یہ گمان ہے کہ وہ خدا کے دوسرے بندوں سے بہتر ہے اس لئے محض قومیت کی بناء پر انہوں نے اپنا ایک عالمی مرکز قائم کرنے کا حق دُنیا سے تسلیم کروایا اور محض نسلی امتیاز کی بناء پر وہ اکٹھے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودیت میں سے مذہب کا حصہ اب تقریباً عنقا ہو چکا ہے۔ ایک نسلی فخر کا ایک احساس اُن کے دلوں میں ایسا شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ آج دُنیا پر جو تفوق چاہتے ہیں جو تسلط پیدا کرنا چاہتے ہیں خالصۃً نسلی امتیاز کے نظریے پہ یہ کوشش کی جا رہی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسی اعلیٰ نسل کے لوگ ہیں کہ تمام دُنیا پر حکومت کا حق رکھتے ہیں اور عجیب بات ہے کہ نازیوں کے ذریعے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے ان کو مار پڑوائی جن کا اپنا یہی نظریہ تھا۔ بعض کے ذریعے بعض کو جب خدا سزا دلواتا ہے تو ویسے ہی بعض چنتا ہے اُن کے لئے۔ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ لکڑی سے آپ لوہا کاٹیں۔ اس لئے جب ایک بد کو دوسرے بد سے سزا دلوانی ہو تو اُن میں ایک ہی جیسی خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ ایسی خصلتوں کے لوگ خدا اختیار فرماتا ہے جو کسی دوسرے بد کے بدلے لے رہے ہوں۔ ایسے جس طرح خدا کی تقدیر چاہے سزا دے بھی سکتے ہیں

اسی طرح مغربی ممالک میں جو

نسلی امتیاز

کے نتیجے میں آئے دن لڑائیاں ہوتی ہیں، قتل و غارت ہوتے ہیں۔ انگلستان میں کیا ہو رہا ہے؟ مغربی جرمنی میں کیا ہو رہا ہے؟ دیگر ممالک میں کیا ہو رہا ہے؟ ان سب کی بنیاد یہی نسلی تفاخر کا تصور ہے۔ اشتراکی دنیا جو تقسیم ہو چکی ہے اور یورپین اشتراکی نظریہ بنیادی طور پر اگرچہ مشرقی اشتراکی نظریہ کے مطابق ہے اس سے ہم آہنگ ہے۔ اس کے باوجود چینی اشتراکیت اور روسی اشتراکیت میں ایک نمایاں فرق پیدا ہو گیا ہے۔ چینی اشتراکیت روسی اشتراکیت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نہیں آگے بڑھ سکتی۔ ان میں شدید بنیادی اختلاف پیدا ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے کے دشمنوں کے ساتھ وہ دوست بن سکتے ہیں لیکن آپس میں نظریے کے اشتراک کے باوجود ایک دوسرے کے دوست نہیں بن سکتے۔ اس کے پس منظر میں بھی یہی نسلی امتیاز کا تصور ہے جو کارفرما ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ روس اگرچہ دنیا میں اشتراکیت کا غلبہ چاہتا ہے لیکن زرد رنگ کی اشتراکیت کا غلبہ نہیں چاہتا۔ بلکہ سفید فام اشتراکیت کا غلبہ چاہتا ہے جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

آئیں وہ یاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کہ یوں

آئیں تو سہی لیکن اس طرح نہ آئیں کہ رقیب کے ساتھ آئیں۔ پس روس کبھی زرد فام قوموں کے غلبے کو خواہ وہ اشتراکیت کے نام پر ہو اشتراکیت کی وجہ سے ہو کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔

پس نظریات کی دنیا ہو یا سیاست کی عام دنیا ہو کسی پہلو سے آپ دیکھیں آج دنیا میں بڑے بڑے اختلافات جو نہایت ہی خوفناک جنگوں پر منتج ہو سکتے ہیں جو عالم گیر تباہیوں پر منتج ہو سکتے ہیں ان کی بنیاد نسلی افتخار کے تصور پر قائم ہے۔

پس قرآن کریم نے فرمایا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ کہ ایک قوم اپنے آپ کو دوسری قوم سے بڑا سمجھتے ہوئے اس کی تحقیر نہ کرے، اس کو اپنے سے ادنیٰ نہ جانے۔

اس کے معاً بعد قرآن کریم فرماتا ہے کہ کوئی عورت کسی عورت کے اوپر تفاخر اختیار نہ کرے اور اس سے مذاق ان معنوں میں نہ کرے کہ اس کی تحقیر کر رہی ہو۔ قوموں کے مقابل پر عورت کو رکھ دینا بظاہر ایک بے جوڑ بات دکھائی دیتی ہے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ قومی تفاخر کے بعد

معاشرتی تفاخر

کا ذکر ہے عالمی حیثیت سے۔ اور معاشرتی تفاخر کے طور پر عورت کو پیش کیا گیا ہے، ایک نمائندہ کے طور پر۔ کیونکہ معاشرے میں جتنی بھی برائیاں پھیلتی ہیں ایک دوسرے پر بڑائی دکھاتے ہوئے وہ عورت کی طرف سے زیادہ نشوونما پاتی ہیں اور عورت کا مزاج اس بات کے قریب تر ہے۔ کہ وہ دوسرے کے اوپر، دوسرے خاندانوں کے اوپر، دوسری عورتوں اور لڑکیوں کے اوپر اپنی بڑائی خاندانی طور پر ظاہر کرے اور اپنے آپ کو بہتر سمجھے۔ بہت کم آپ کو مرد ایسے نظر آئیں گے جو خاندانی طور پر اپنی فوقیت جتانے کے نتیجے میں کسی لڑائی کو پیدا کرنے والے بنتے ہوں۔ لیکن معاشرے کی اکثر لڑائیاں عورتوں کے ان طعنوں کے نتیجے میں ہوتی ہیں کہ تم کس خاندان کی ہو؟ وہ کس خاندان کا ہے؟ اس کی ذات کیا ہے؟

اس کی قومیت کیا ہے؟ اور رشتے ڈھونڈتے وقت بھی یہ ساری باتیں چلتی ہیں اور اگر رشتہ ہو جائے تو پھر بھی مسلسل یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تو جہاں برائی زیادہ شدت کے ساتھ پائی جاتی تھی اسے نمایاں کرنے کی خاطر، مرض پر انگلی رکھ دینے کی خاطر خدا تعالیٰ نے معاشرے کی برائی کا ذکر کرتے ہوئے عورت کو بطور مثال پیش فرمایا۔ اور اسے تنبیہ کی کہ دوسری عورتوں کے اوپر فوقیت نہ دکھایا کرو۔

ان دونوں جملوں کے ساتھ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ، عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان

قومی تغیرات کا راز

بیان فرماتا ہے جس طرح رات دن میں بدلتی ہے اور دن رات میں۔ اسی طرح یہ قومی تفاخر بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور یہ خیال غلط ہے کہ ایک قوم ہمیشہ کے لئے دوسری قوم پر ایسی فضیلت اختیار کر جائے کہ ان کے اندر ایک تفاخر کی وجہ پیدا ہو جائے۔ ذاتوں کے فخر بھی بدلتے رہتے ہیں قوموں کے فخر بھی بدلتے رہتے ہیں ان کے بدلنے کی رفتار اتنی آہستہ ہے کہ عموماً انسان اپنی زندگی میں ان کو محسوس نہیں کر سکتا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر پیچھے مڑ کر دیکھے تو خود اپنے زمانے میں ہی ان تغیرات کو پیدا ہوتا ہوا محسوس کر سکتا ہے۔

آج سے چالیس سال پہلے یا پچاس سال پہلے ہندوستان میں ذات پات کی اس قدر تمیز پائی جاتی تھی آج اس کا عشر عشیر بھی باقی نہیں رہا۔ انگلستان میں جو نوابی کے تصورات سو سال پہلے پائے جاتے تھے آج اس کا سواں حصہ بھی باقی نہیں ہے وہ قومیں، وہ لوگ، وہ پیشے جن کو بہت تحقیر سے دیکھا جاتا تھا آج وہ معزز ترین پیشے بن گئے ہیں، معزز ترین قومیں بن گئی ہیں۔

پس قرآن کریم جب یہ فرماتا ہے عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ تو مراد یہ ہے کہ یہ قدریں باقی رہنے والی قدریں نہیں ہیں اگر خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہوتا کہ ایک نسل کو دوسری نسل پہ فوقیت دی ہوتی۔ اور ایک قوم اور ذات کو دوسری قوم اور ذات پہ فوقیت دی ہوتی۔ تو ان کے تبدیل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں اللہ کی بنائی ہوئی

تقدیر کو تو کوئی بدل نہیں سکتا

خدا کی سنت تو غیر محوّل اور غیر مبدّل ہوتی ہے۔ تو فرمایا ان کے جھوٹا ہونے کا، ان کے بے معنی اور بے بنیاد ہونے کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیزیں بدل جائیں گی آج وہ لوگ جو فخر کر رہے ہیں دوسروں پر عین ممکن ہے کہ کل وہی لوگ ان پر فخر کر رہے ہوں یا دوسرے ان کو تحقیر سے دیکھ رہے ہوں، حقیر جان رہے ہوں۔ تو یہ جو نسلی تصورات ہیں جو رفتہ رفتہ نشوونما ہونے والے ہیں اور بعض دفعہ سینکڑوں سال میں بعض دفعہ ہزاروں سال میں بالکل نظریات کی کایا پلٹ دیتے ہیں ان تصورات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ باقی رہنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ فخر کی چیز تو وہی ہو سکتی ہے جو باقی رہنے والی ہو۔ یہ تو عارضی واقعات ہیں عارضی نشوونما ہونے والے عوارض ہیں ان سے بڑھ کے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

"جو شخص پنجگانہ نمازوں کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۸ رابندر اسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27044
گرام: GLOBEXPORT

پھر قرآن کریم فرماتا ہے وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کہ

ایک دوسرے پر الزام تراشی

نہ کیا کرو، طعنے نہ دیا کرو۔ لَمَزَ کا مطلب ہے طعن کرنا کسی کو کاٹنا زبان سے، چرکے پہنچانا، دکھ پہنچانے کی خاطر بات کرنا۔ لَا تَلْمِزُوْٓا ۔ تم ایک دوسرے کو دکھ پہنچانے والی باتیں نہ کیا کرو وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نام اس خاطر نہ رکھا کرو کہ ناموں کے ذریعہ کسی کی تحقیر ہو۔ اور یہ جو بیماریاں ہیں یہ بھی قوموں میں بھی پائی جاتی ہیں اور افراد میں بھی پائی جاتی ہیں، عالمی سطح پر بھی پائی جاتی ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ بعض قوموں کے نام رکھتے ہیں یہ بتانے کی خاطر کہ یہ ذلیل اور ادنیٰ لوگ ہیں چنانچہ نگر NIGGER جب حبشی کو کہا جاتا ہے سیاہ فام قوموں کو۔ تو نگر کا لقب ہی تکلیف دینے کی خاطر ہے۔ اور جب امریکہ یا کنیڈا میں پیکی PACKI کہتے ہیں کسی کو یعنی پاکستانی تو ایک بڑی شدید گالی سمجھی جاتی ہے۔ یعنی بدقسمتی سے پاکستانیوں کا وہاں کردار ایسا رہا ہے یا کوئی اور وجوہات پیدا ہوئی ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ایک سفید فام قوم نے ہماری قوم کا نام پیکی رکھ دیا ہے۔ اور یہ بھی تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کی ایک ذلیل مثال ہے۔ نتیجتاً سکھوں کو بھی پیکی کہتے ہیں جب بیہودہ کام کر رہے ہوں ہندو ہوں تب بھی ان کو پیکی کہیں گے۔ کسی اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں برائی کی نشانی پیکی بن گئی ہے گویا نعوذ باللہ پاکستان ہر برائی کا مرجع اور منبع ہے ہر برائی اسی سے پھوٹتی ہے اور اسی میں لوٹ کر آتی ہے۔ اور

انفرادی طور پر غلط نام

رکھ لیں یہ تو عام رواج ہمارے ملک میں پایا جاتا ہے۔ سکولوں میں تو یہاں تک رواج تھا کہ ہر استاد کا ایک نام رکھا ہوتا تھا اور اصل نام سے بعض لوگ استادوں کو جانتے ہی نہیں تھے اس بُرے نام سے جانتے تھے اور یہاں تک کہ کئی سال گزرنے کے بعد ایک نسل بوڑھی ہو گئی تب بھی استاد کا اصل نام تو یاد نہیں رہا یہ لقب یاد رہ گیا کہ فلاں صاحب یہ تھے اور فلاں صاحب یہ تھے تو یہ معاشرے کی برائیاں ہیں جن کے نتیجے میں ہر طرف کون گھول جاتی ہے، زہر پھیلتا ہے، خاندان خاندانوں سے لڑتے ہیں، بیوی خاوند سے لڑتی، ساس بہو سے لڑتی ہے اور سارے گھر کا امن برباد ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!

بے وجہ خیال آرائیاں

نہ کیا کرو اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ تم وہموں میں مبتلا ہو کر ہی زندگی بگزار دو گے سوچتے رہتے ہو کہ فلاں نے یہ بات کیوں کی ہو گی؟ کس لئے کی ہو گی؟ کس بُری نیت سے کی ہو گی؟ یا فلاں کا یہ فعل کیوں ہوا ہو گا؟ اور اس کے نتیجے میں اپنے ذہنوں میں کہانیاں بنتے رہتے ہو اور ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پالتے رہتے ہو۔ چنانچہ معاشرے میں بہت سی برائیاں گھروں میں كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں یہ نہیں فرمایا کہ ظن بالکل نہ کرو کیونکہ استنباط ایک ظن کا حصہ ہے۔ بعض مواقع پر بعض علامتیں ظاہر ہوں تو ظن کے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظنوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ اپنی زندگی کو ظنوں کے سپرد نہ کرو۔ گویا کہ تم ظنوں کے ہو کے رہ گئے ہو۔ توہمات، بے بنیاد باتیں سوچنا اور یہ نہیں فرمایا کہ ہر ظن گناہ ہے فرمایا اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بہت زیادہ ظن کی عادت ڈالو گے تو بعض ظن ایسے ہوں گے بعض گمان ایسے ہوں گے جو گناہ بھی ہو جائیں گے۔ اس لئے ہمارے محاورے میں

حُسنِ ظن اور سُوءِ ظن

دو محاورے پائے جاتے ہیں۔ تو جب فرمایا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ تو مراد یہ ہے کہ سُوءِ ظن سے بچو اور یہ کہنے کی بجائے کہ سُوءِ ظن سے بچو جب یہ فرمایا کہ اکثر ظن نہ کیا کرو تو مراد یہ ہے کہ عموماً ظن کی عادت اچھی نہیں ہے۔ ایک بہت لطیف رنگ ہے یہ بات کو بیان کرنے کا اور اگر آپ جدید رجحانات سائنس کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ بہت ہی گہری سچائی ہے اس طرز بیان میں۔

جو لوگ ظن پر مائل ہوتے ہیں وہ شواہد کی تلاش چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جو لوگ شواہد کو فوقیت دیتے ہیں وہ ظن سے اکثر بچتے ہیں۔ مجبور ہو جائیں تو ظن کرتے ہیں ورنہ وہ شواہد کے پیچھے چلتے ہیں۔ شواہد کی جستجو میں رہتے ہیں تو یہ بنیادی اصول ہے جو قوموں کے لئے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اس کی کنہ کو پا جائیں۔

سائنس نے تمام ترقی اس بات پر کی ہے

کہ شواہد کی تلاش کی ہے اور اگر کوئی ظن پیدا بھی ہوا ہے تو اس کا نام وہ ہائپوتھیسس (HYPOTHESIS) رکھتے ہیں اور ظن پیدا ہونے کے بعد اس پر انحصار نہیں کرتے بلکہ شواہد کی جستجو شروع کر دیتے ہیں اور جب شواہد کی حد تک گواہ مل جائیں کہ ہاں اس ظن کے صحیح ہونے کا امکان موجود ہے تو پھر اسے کہتے ہیں اس کا نام FAIR ہے۔ یہ نظریہ ہے۔ اور پھر بھی شواہد کی تلاش نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اور بڑھتے ہیں اور وسیع نظر کرتے ہیں۔ ماضی کے شواہد بھی دیکھتے ہیں، حال کے شواہد بھی دیکھتے ہیں مستقبل میں جو رُخ کر سکتے ہیں تجارب اُن پر بھی نظر ڈالتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ ہر لحاظ سے ہر پہلو سے وہ نظریہ درست تھا اور اس کے بدلنے کا کوئی امکان نہیں تو اس کا نام LAW رکھ دیا جاتا ہے یہ سائنس کا قانون ہے۔

اگر اس کے برعکس ظن پر راضی رہنے والی قومیں ہوتیں جیسا کہ مشرق میں بدقسمتی سے یہ بیماری پائی جاتی ہے تو اپنے ظن کے مطابق وہ شواہد کو موڑنے کی کوشش کرتے اور جس طرح روحانی دنیا میں گناہ ہوتے ہیں مادی دنیا میں بھی گناہ ہوتے ہیں۔ مادی دنیا میں بھی بعض ظن سوء بن جاتے ہیں۔ چنانچہ جتنا کیمیا گروں نے مشرق کی دولتوں کو لٹایا ہے اور خاک کے سوا ان کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا۔ یہ سارا اُسی گناہ کی پاداش ہے کہ وہ ظنوں میں مبتلا ہوئے۔ كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ کے عادی ہو گئے اور بعض ظن جو غلط تھے ان کو درست کرنے کی بجائے اُن کی پاداش انہوں نے دیکھی اور

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام)

محتاجِ دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران
جے این روڈ لائسنز جے اینڈ انٹرپرائسز

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD BANGLORE
PH. NO. 228666 — PIN: 560002.

قوموں کو بلندی سے تنزل کی راہ پر اتار دیا۔

تو ظن کی عادت بڑی بری چیز ہے۔ قرآن کریم نے اسی لئے یہ نہیں فرمایا کہ برا ظن نہ کرو۔ فرمایا ظن سے بچنے کی کوشش کرو جہاں تک ممکن ہے تجسس کرو، جہاں تک ممکن ہے حقائق کی تلاش کرو۔

حقائق کی جستجو تمہاری عادت ہونی چاہئے

اور ظن تمہاری عادت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر ظن تمہاری عادت بن گیا تو پھر لازماً تم بعض برے ظنوں میں بھی مبتلا ہو گے۔ جن کی پاداش دیکھی گئی اور بد قسمتی سے مشرقی دنیا میں معاشروں کی تباہی کا ایک بڑا موجب ظنوں کی کثرت ہے۔ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یہ اسی کی پیداوار ہے حقائق کا سامنا کرنے کی جن قوموں کو عادت نہیں رہتی وہ منہ پر بات کرنا بھی نہیں جانتے پھر۔ وہ SCRAPE اختیار کرتے ہیں شاید سے اور یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی بات چیلنج ہو جائے گی۔ اس لئے فرضی باتوں کے عادی پیٹھ پیچھے باتیں کرتے ہیں، چھپ چھپ کے باتیں کرتے ہیں چھپ کر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ اور لمز کی یہ انتہا ہے۔ لمز کہتے ہیں کہ طعن و تشنیع جو منہ پر کی جائے۔ جب یہ بدی بڑھ جاتی ہے اور ناسور بن جاتی ہے یا کینسر ہو جاتی ہے تو اس سوسائٹی میں پھر سامنے کی طعن و تشنیع کو چھوڑ کر پھر غیبت میں باتیں کی جاتی ہیں۔ دوسرے کو اپنے دفاع کا کوئی موقعہ ہی نہیں مل سکتا۔ یہ سب سے بڑی بدصورت اسی بیماری کی ہے اور اس کا ظن سے گہرا تعلق ہے۔

فرماتا ہے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ اس کے متعلق میں ایک گزشتہ خطبہ میں تفصیلی گفتگو کر چکا ہوں۔ عجیب مثال دی ہے قرآن کریم نے يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ کہ کیا تم اپنے لئے یہ بات پسند کرو گے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ چونکہ اس مضمون کا عنوان یہ باندھا گیا تھا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ دیکھو مومن بھائی بھائی ہیں اس لئے

بھائیوں کے درمیان اصلاح کی کارروائی

کرو ہر ایسی بات کرو جس سے بھائی ایک دوسرے پر راضی رہیں اس لئے یہاں بھائی سے مراد سگا بھائی نہیں ہے ہر مومن بھائی ہے۔ اور بھائی کہہ کر اس کے گوشت کی طرف توجہ دلانے کا مطلب یہ ہے کہ مردہ بھائی کا گوشت، اول تو بھائی کا گوشت کھانا ویسے بھی مکروہ چیز ہے مردہ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا جو مرضی اس سے کرو۔ اس کو کچھ پتہ نہیں۔ چنانچہ اس کراہت کو نمایاں کر کے دکھایا ورنہ خالی یہ کہہ دیا جاتا کہ تم اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو۔ مردہ بھائی کا گوشت کہہ کر اس کی بے چارگی کو بھی ظاہر کیا جس کے خلاف باتیں کی جا رہی ہیں اور اس کی لذت کی حقیقت کو بھی ظاہر کیا کہ جتنے بدطینت غیبت کرنے والے اپنے لئے سمجھ رہا ہے کہ کسی کے خلاف غیبت میں باتیں کر کے اس کی برائیاں کر کے ایک مزا اٹھا رہا ہے یہ ایسی مکروہ چیز ہے کہ مردے کا گوشت کھانے والی بات ہے اور وہ بھی بھائی مردہ کا۔ ایسی فصاحت اور بلاغت کا مرقع ہے یہ کلام کہ ایک بات کو جب بیان فرماتا ہے تو انتہا تک پہنچا دیتا ہے اور کیسے چھوٹے سے جملے میں اس برائی کی کتنی تفصیل کے ساتھ مذمت فرما دی گئی۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً وہ بار بار توبہ کو قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ اور تمہیں قبائل میں اور قوموں میں اس لئے تفریق کیا تھا لِتَعَارَفُوْا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یقیناً

تم میں سب سے معزز وہی ہے

جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ اللہ بہت جاننے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں عموماً مختلف علماء شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ کو اپنے خطابات کے لئے نمایاں حیثیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہیں جو تفریق کیا گیا ہے قوموں میں اس کی وجہ نہیں کہ تم میں سے ایک دوسرے پر عزت پائے بلکہ اس کی اور وجہ ہے۔ اور پہلے حصے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ہم نے تمہیں مرد اور عورت پیدا کیا اس لئے اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ تبصرہ کرنے والا یا تقریر کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا لِتَعَارَفُوْا سے تعلق کوئی نہیں۔ یہ گویا ضمناً یونہی ذکر چل پڑا ہے اس کا اس مضمون سے تعلق کوئی نہیں۔ مرد اور عورت کو اس لئے تو نہیں پیدا کیا کہ تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو ہاں شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ اس لئے پیدا کیا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

امر واقعہ یہ ہے کہ

قرآن کریم کا یہ انداز ہے

کہ بعض مضامین جو واضح ہوتے ہیں ان کا ذکر چھوڑ دیتا ہے اور ایک مضمون کے تسلسل میں ایک بات نتیجہ نکالے بغیر بیان فرما دیا کرتا ہے۔ چونکہ مضمون یہ چل رہا ہے کہ ایک دوسرے پر فوقیت نہ کرو ایک دوسرے کے اوپر اپنی فضیلت نہ جتاؤ ایک دوسرے کو حقیر نہ جانو اس لئے پہلا حصہ اس جملہ کا اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى یہ معنی رکھتا ہے کہ جس طرح قوموں میں کوئی فخر نہیں ہے اسی طرح مرد اور عورت ہونے میں بھی کوئی فخر نہیں ہے۔ محض اس بناء پر کہ کوئی مرد ہے اسے کوئی فضیلت نہیں ہے کسی دوسرے انسان پر۔ یا محض اس بناء پر کہ کوئی عورت ہے اسے کسی دوسرے انسان پر فضیلت نہیں ہے۔ یہ جو آجکل مغربی دنیا میں یہ بحث چل رہی ہے کہ عورت بہتر ہے کہ مرد بہتر یا دونوں میں برابری ہو۔ قرآن کریم اس مضمون کو اس رنگ میں پیش نہیں فرماتا جس رنگ میں مغربیت کا رخ جا رہا ہے لیکن بنیادی طور پر عورت اور مرد کے برابر حقوق کو ضرور تسلیم کرتا ہے اور یہاں یہ ذکر اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ مرد کو عورت پر بھی کوئی فضیلت نہیں ہے یہ نہ سمجھنا کہ چونکہ تم مرد ہو اس لئے تمہیں حق ہے کہ کسی عورت کی تحقیر کرو یا اس کی تذلیل کرو۔ جس طرح بعض قوموں میں بعض محاورے پائے جاتے ہیں جو عورت کی برائیوں کے اظہار پر منتج ہوتے ہیں۔ یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت ذات ہے تو اس میں یہ بات ضرور پائی جائے گی۔ مقابل پر عورتوں نے شاید مردوں کے لئے بھی کچھ ایجاد کئے ہوں۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس حیثیت سے ہرگز کوئی فرق نہیں ہو سکتا عزت کے لحاظ سے بلند مرتبے کے لحاظ سے صرف اور صرف ایک معیار ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وہ تم میں سب سے معزز ہے جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھنے والا ہو۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور خوب خبر رکھتا ہے۔ اس بات کی کہ تم لوگ کیا کرتے ہو؟ کیوں کرتے ہو؟ تمہارے اعمال کی کنہ کیا ہے؟ مقصد کیا ہے تمہارے اعمال اور تمہارے افعال کا۔ ہر بات سے اول سے آخر تک خوب باخبر ہے اور ان کے پیدا ہونے والے نتائج سے بھی باخبر ہے۔ مقصد رکھنے والی جو ان کے مرتب ہوں گے ان پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم چونکہ

صفات باری کے مظہر اتم

تھے ان معنوں میں کہ انسان کو جتنی بھی استطاعت ہے خدائی صفات میں

رنگین ہو سکتی ہے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے درجۂ کمال تک پہنچا دیا اور درجۂ کمال تک پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صفاتِ حسنہ میں سب سے آگے نکل گئے اور قرآن کریم نے بھی اسی مضمون کو اپنے الفاظ میں بیان فرمایا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

ابو ہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ حضرت امام مالکؒ موطا میں یہی روایت درج فرماتے ہیں مگر ایک لفظی فرق کے ساتھ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تو یہ بات پہنچی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا :-

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ

کہ میں اس لئے مبعوث فرمایا گیا ہوں کہ میں اخلاق کے حُسن کو اس کے درجۂ کمال تک پہنچا دوں۔ بنیادی طور پر مضمون ایک ہی ہے۔ پس

صفاتِ باری تعالیٰ میں رنگین ہونے کا مطلب

جہاں ایک طرف الوہیت سے تعلق قائم کرنا ہے۔ وہاں دوسری طرف عبدیت سے تعلق قائم کرنا بھی ہے۔ اور اخلاق کا بہترین ہونا اس کا ایک طبعی اور لازمی نتیجہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی انسان باخدا تو بن رہا ہو خدا کی صفات میں تو رنگین ہو رہا ہو لیکن دُنیا کے لحاظ سے نہایت بد خو ہو اور انسانوں کے لئے اس کا گوشہ نرم نہ ہو۔ اس لئے صفاتِ باری تعالیٰ کا جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں اس کا یہ مقصد ہے کہ جماعت احمدیہ ان صفات میں اس طرح رنگین ہو کہ اس کا رنگ بنی نوع انسان پر بھی ظاہر ہو رہا ہو ساتھ ساتھ۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اندرونی طور پر انسان میں کوئی پاک تبدیلی ایسی پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق بڑھ رہا ہو اور اس کے باوجود بنی نوع انسان سے اس کا تعلق کم ہو رہا ہو خدا تعالیٰ کے لئے اس کا دل نرم ہو رہا ہو اور بنی نوع انسان کے لئے اس کا دل سخت ہو رہا ہو۔ یہ متضاد باتیں ہیں یہ ایک وقت میں ممکن ہی نہیں ہیں۔ اس لئے صفات باری تعالیٰ کے سب سے کامل سب سے حسین مظہر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیکھیں تو یہ عُقدہ حل ہو جائے گا۔ جتنا زیادہ خدا کی صفات میں آپ رنگین ہوئے اُتنا ہی زیادہ حُسنِ اخلاق کی دولت آپ کو عطا فرمائی گئی۔ بلکہ یہاں تک عظمت آپ کو عطا کی گئی کہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا کہ تجھے ہم نے عظیم اخلاق پر قائم فرمایا ہے عظیم سے بڑھ کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اخلاق کے لئے کوئی اور لفظ استعمال نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اللہ جل شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی

تو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے

سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنی ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت، شجاعت، عدل، رحم، احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب، حیا، دیانت، مروت، غیرت، استقامت، عفت، اعتدال، مواخات یعنی ہمدردی ایسا ہی شجاعت، سخاوت، عفو، صبر، احسان، وصدق، وفا وغیرہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہوگا۔ اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔"

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم نے جب فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو ان تمام صفاتِ حسنہ کا ذکر فرما دیا جو انسان میں جمع ہو سکتی ہیں جس کے چند نمونے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفسیر فرمائی محض ان اخلاق کا ان صفاتِ حسنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مجمع قرار نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ اخلاق اپنے اپنے محل پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا کئے گئے۔" ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔" یہ ایک ایسا

عظیم الشان ترجمہ

ہے کہ اس ترجمے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلطان القلم بنا رہا تھا یا کس طرح آپ کو سلطان القلم اس نے بنایا تھا۔ آپ ترجمے اُٹھا کر دیکھ لیں تمام، جہاں بھی خلقِ عظیم کا ترجمہ آئے گا وہاں لفظ بزرگ کی طرف کسی کا خیال نہیں جائے گا۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر اس محل اور موقعہ پر خُلقِ عظیم کا ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ تجھے بزرگ خلق پر قائم کیا گیا۔ بڑی عظمت ہے اس لفظ بزرگ میں، بڑی گہرائی ہے اور عظیم کا اس سے بہتر اور ترجمہ ممکن نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بزرگ خُلق پر قائم فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر خُلق جو اپنی انتہا کو پہنچا ہے جو بلند مرتبے تک پہنچ چکا ہے۔ اُس خُلق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو قائم فرمایا گیا اور خود حضور کے اپنے الفاظ اِنَّمَا لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اسی بات کے مظہر ہیں کہ مجھے مبعوث فرمایا گیا کہ میں مکارمِ اخلاق کا اتمام کروں ان کو انتہا تک پہنچاؤں

مکارم اخلاق سے کیا مراد ہے؟

مکارم اخلاق سے مراد ہے وہ خُلق جو عزت کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہو معزز ترین اخلاق، بزرگ ترین اخلاق۔ یہ مکارم الاخلاق کا ترجمہ ہے فرمایا مجھے اس بات پر مبعوث کیا گیا ہے کہ وہ اخلاق جو بزرگ ترین مقام تک دُنیا کے لحاظ سے پہنچ چکے تھے اور آج تک کوئی دوسرا اس سے آگے ان کو نہیں بڑھا سکا تھا۔ میں انہیں بھی کامل کر کے دکھا دوں، انہیں نئی بلندیوں تک پہنچا کر دکھاؤں۔ اور بتاؤں کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا جو میرا منتظر تھا۔ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دُنیا میں ظاہر ہوں اور اخلاق کو ان چوٹیوں سے اُٹھائیں جن پر ان کو گذشتہ بزرگوں نے قائم کیا تھا۔ اور نئے بلند تر مقامات تک ان کو پہنچا دیں۔ یہ منصب ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اور ہم ایک ایسی قوم ہیں، ایسی خوش نصیب قوم ہیں جو ایسے بلند صاحب اخلاق انسان کے غلام کہلانے کے مستحق ٹھہرتے۔ لیکن مستحق ٹھہرے یا نہیں یہ ایک الگ سوال ہے۔ مستحق ٹھہرنا چاہیئے جن کو کم از کم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کا دعویٰ کرنے کے بعد آج مسلمان جو اخلاق میں دُنیا میں سب سے

ذلیل ترین قوموں میں شمار

ہونے لگا ہے یہ اتنا بڑا تضاد ہے، اتنا بڑا ظلم ہے کہ اس ظلم کا اگر آپ تصور کریں تو آپ کا رُواں رُواں خدا کے خوف سے کانپنے لگے۔

ایک معمولی ماں باپ کے بیٹے سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو لوگ اسے طعنہ دیتے ہیں کہ دیکھنے نہیں تم کس باپ کے بیٹے ہو اور اس طعنے پر بعض لوگ کٹ مرتے ہیں ماں باپ کی حیثیت کیا ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بزرگ اخلاق کے مقابل پر اور عظمتوں کے مقابل پر یہ طعنہ آج اسلام کو مل رہا ہے یہ ظلم کیا جا رہا ہے آج اسلام پر کہ مسلمان کو مخاطب کر کے کہا جا رہا ہے کہ تم وہ مسلمان ہو جو کہتے ہو کہ تمام دُنیا میں بلند ترین اخلاق پر فائز

کئے گئے تھے۔ تم نہ مسلمان ہو جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تمہارے آقا و مولا تمام دُنیا میں سب صاحب خلق لوگوں سے افضل اور سب پر سبقت لے جانے والے تھے۔ اپنا منہ دیکھو، اپنے اعمال دیکھو، اپنی حرکتیں دیکھو اور پھر سوچو کہ اپنے آقا کی کیا تصویر تم دُنیا کے سامنے پیش کر رہے ہو؟ اتنا خوفناک طعنہ ہے۔ اتنا دل ہلانے والا طعنہ ہے اس کے باوجود اگر کوئی غیرت نہ دکھائے یا اس کے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا نہ ہو بیدار ہو کر اگر کوئی غور سے دیکھے نہ کہ میں کون ہوں؟ اور کیا ہوں؟ اور مجھ سے کیا توقعات کی جا رہی تھیں تو ایسا آدمی تو معلوم ہوتا ہے یا وہ غفلت کی نیند میں سویا پڑا ہے اُٹھ ہی نہیں سکتا اور یا پھر وہ مُردہ ہو چکا ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ کام ہے

کہ وہ اس کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرے جماعتِ احمدیہ آج اس مقام پر فائز کی گئی ہے اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ ان کھوئی ہوئی عظمتوں کو حاصل کرے جو محمد مصطفیٰ صلعم کے غلاموں کو زیبا ہیں جن کے بغیر عمل کی دُنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت کو ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ کروڑہا سیرت کی آپ کتابیں لکھ دیں اور ہا میلاد منائیں ہر دن کو ایک میلاد شریف میں تبدیل کر دیں ہر رات کو سیرت کے نغمے گاتے ہوئے گزار دیں مگر حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمتِ اخلاق کا دُنیا کو قائل نہیں کر سکتے۔ جب تک آپ صاحب خلق نہ بن کے دکھائیں اور پھر یہ فخر کے طور پر پیش نہ کریں کہ یہ سب کچھ ہم نے آقا سے پایا ہے ؎

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

یہ گیت تو تب زیب دیتا ہے اگر آپ کے قدم آگے بڑھتے ہوئے نظر آ رہے ہوں۔ لیکن یہ بدقسمتی کی انتہا ہے۔

ایک عجیب دردناک المیہ ہے

کہ اس آقا کے غلام ہو کر جسے مکارمِ اخلاق کو آگے بڑھانے کے لئے قائم کیا گیا ہو۔ بلند ترین چوٹیاں جو اخلاق کی آپ سے پہلے تمام بنی نوع انسان نے قائم کی تھیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ ہر خلق کی چوٹی سے اس خلق کو اُٹھاؤں اور بلندتر مقام پر کھڑا کر کے دکھا دوں کہ یہ ہے اصل مقام۔ ان کے غلام ہو کر ان کی طرف منسوب ہو کر آج اُمتِ مسلمہ کے اخلاق کا یہ عالم ہو کہ ہر دُنیا کی ایرا غیرا اور عام دُنیا کی لامذہب قومیں بھی ان کے اوپر تمسخر کریں۔ اور تشنیع کریں اور کہیں کہ ہاں یہ اخلاق ہیں۔ دہریہ بھی ہنس رہے ہیں آج کے بگڑے ہوئے مذاہب والے بھی ہنس رہے ہیں اور مشرک بھی ہنس رہے ہیں۔ فلسفہ دان بھی ہنس رہا ہے۔ اور دُنیاوی سویلائیزیشن (CIVILIZATION) اور تہذیب و تمدن کے علمبردار بھی ہنس رہے ہیں کیا جماعتِ احمدیہ نے اس میدان میں آگے قدم بڑھایا ہے یا نہیں؟ یہ وہ سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ اتنے گوشے ابھی خلا کے باقی ہیں۔ اخلاق کی طرف توجہ دینے کا اتنا بڑا کام ابھی باقی ہے کہ

اگر ہم نے اس کی طرف توجہ نہیں دی

تو ہم دُنیا کے معلّم قرار نہیں دیئے جا سکیں گے اگر اس کے باوجود ہمیں دُنیا کا مربی بنا دیا گیا تو یہ دُنیا میرا احسان نہیں ہوگا۔

اس لئے جوں جوں فتح کے دن قریب آ رہے ہیں ان گوشوں پر میری نظر پڑتی ہے۔ اور میں خدا کے سامنے ہول سے کانپنے لگتا ہوں کہ اے خدا محض تیرا فضل ہے جو ان حالات کو تبدیل فرما دے اور ہمیں وہ عظمتیں عطا فرمائے جن عظمتوں کی خاطر تو نے ہمیں پیدا کیا ہے ورنہ ہر قدم پر کمزوریاں ہیں ہر قدم پر رخنے ہیں۔ ایک خلا تو نہیں ہر سمت میں کئی خلا ہیں۔ جب ہم غیروں کے مقابل پر اپنے آپ کو دیکھتے ہیں تو یقیناً ایک عظمت کا احساس پیدا ہوتا ہے جب ہم دوسروں کے مقابل پر اپنے اخلاق پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک طمانیت کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن میں آج جو بات کہہ رہا ہوں وہ یہ نہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک جماعتِ احمدیہ دوسری قوموں کے مقابل پر، دوسرے مذاہب اور فرقوں کے مقابل پر آج کم اخلاق رکھنے والی ہے میری نظر تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خلق عظیم پر ہے میں اس لئے یہ موازنہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ ادنیٰ پر راضی ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔ اپنے سے نیچے کے اخلاق کے ساتھ آپ نے موازنہ کیا تو آپ ترقی نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ آپ سمجھیں گے کہ آپ کو سب پر فوقیت حاصل ہو گئی ہے اگر دیکھنا ہے ترقی کی نظر سے آگے بڑھنے کی خاطر تو

ہمیشہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اخلاق پر اپنی نظریں مرکوز رکھیں۔

پھر دیکھیں گے آپ کہ آپ کو کتنا محرومی کا احساس بڑھے گا کیا کچھ پانے کی نئی تمنائیں آپ کے دل میں پیدا ہونگی۔ ہر وقت ایک لگن لگی رہے گی کہ ہمیں یہ بھی بننا تھا اور وہ بھی بننا تھا۔ اور وہ بھی بننا تھا۔ اور وہ بھی بننا تھا۔ ابھی تو ہم کچھ بھی حاصل نہیں کر سکے۔

پس یہ وہ نظریہ ہے جس کی خاطر مجھے چند باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا ہونگی آج چونکہ خطبے کا وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے میں اس مضمون کے دوسرے حصے کو آئندہ جمعے تک اُٹھا رکھتا ہوں بہت سی ایسی معاشرتی خرابیاں جماعت میں پیدا ہو چکی ہیں جس نے جماعت کی عائلی زندگی کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ اور آئندہ نسلوں پر بہت بُرے رنگ میں اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ بیسیوں خط مجھے روزانہ ملتے ہیں ایسی باتوں کے جن کو پڑھ کے شدید تکلیف پہنچتی ہے احمدی گھروں میں خاوند ایسے ہیں، اور بیویاں ایسی ہیں اور بہوئیں ایسی ہیں اور ساسیں ایسی ہیں، نندیں ایسی ہیں۔ اور نندوئی ایسے ہیں

گھروں ہیں وہ فیکٹریاں ہیں

درحقیقت جہاں سے گلیاں سنورتی بھی ہیں اور بگڑتی بھی ہیں۔ گلیوں میں جو جرم پلتے ہیں وہ بھی دراصل گھروں سے نکل کر گلیوں میں جمع ہُوا کرتے ہیں۔ گلیوں میں جو نیکی کے کام جاری ہوتے ہیں وہ بھی پہلے گھروں میں بنتے ہیں پھر گلیوں میں ظاہر ہُوا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ نے معاشرے کو درست کرنا ہے سب سے چھوٹے یونٹ اکائی یعنی گھر پر نظر کرنی ہوگی۔ گھر کو جنت میں تبدیل کئے بغیر آپ نہ اپنے شہر کو جنت میں تبدیل کر سکتے ہیں نہ عالم کو جنت میں تبدیل کرنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں اس لئے انشاء اللہ حسب توفیق آئندہ خطبے میں خصوصیت کے ساتھ چند معاشرے کی بیماریوں کا ذکر کر کے میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا کہ جلد تر ان بیماریوں سے اجتناب کریں اور استغفار کریں اور اپنے معاشرے کو حسین بنانے کی کوشش کریں دُنیا تو آپ کو جہنم میں مبتلا کرنے کے لئے ہر کوشش کر رہی ہے کم سے کم آپ خود اپنے لئے تو جنت پیدا کریں۔ خود تو ایسے معاشرے میں بسیں جس کا نام قرآن کی رو سے جنت ہے اور جس کا شجر شجرۂ طیبہ ہے جس کو حسین پھل لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایمان افروز کوائف بقیہ صفحہ (۲)

سے نہیں دینا۔ بلکہ اکناف عالم میں بے شمار نئی مساجد کی تعمیر، دُنیا کی اہم زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت، دعوت الی اللہ کی بابرکت مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور آئندہ سال دُنیا بھر میں بطور خاص جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان انعقاد کے ذریعہ دینا ہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور پُرنور نے مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم اور مکرم ملک عبدالکریم صاحب مرحوم والد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

محترم عاجز صاحب کی اس معلومات افزا اور دلچسپ تقریر کے بعد مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی۔ (رائیڈ پینڈنٹ)

بروز حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے
کریگا ایک وفا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

پاکستان میں گذشتہ دنوں توہین رسالت کے مرتکب افراد کے تعلق سے سزا مقرر کی گئی ہے اُس کا جائزہ لینے کے لئے چند سطور ہدیۂ قارئین بدر ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تمام انبیاء کرام کا فرض منصبی زمین پر اللہ تعالیٰ کی توحید یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو قائم کرنا تھا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون"
(الانبیاء: ۲۶)

یعنی اور جتنے رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے ہیں۔ ان سب کی طرف یہی پیغام بھیجا کرتے تھے کہ بس میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس میری ہی عبادت کرو اور تمام انبیاء کے بعد لولاک لما خلقت الافلاک کے طرۂ امتیاز کے حامل سرور دو عالم مبعوث ہوئے تو آپ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کا لقب عطا فرمایا اور حضور کو مستقل نور ابدی کلمہ سے نوازا۔ اور یہی وہ عظیم الشان کلمہ ہے جو آدم کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ نے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص فرمایا تھا۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہی کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ خدا نے اپنے مقدس نام کے ساتھ ایسے ہی انسان کا نام شامل کیا ہوگا جو اس کی جناب میں یقیناً تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہوگا۔
(دلائل بیہقی حاکم طبرانی بحوالہ النشر الطیب ص۲۱۴)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں دو گواہیوں کا ذکر ہے جس کا اعلان ہر ایک مسلمان کرتا ہے پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اور دوسری یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

احادیث صحیحہ سے یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دینا اور اسلام کا اقرار کر لینا ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ مسلم بن طارق ابن اشیم سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اُس کا مال اور خون حرام ہے اور اُس کا حساب اللہ پر ہے۔

قارئین کرام! بخاری و مسلم میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ سو جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اُس نے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور اس کا حساب خدا کے ذمہ ہے یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُس کی جان اور اُس کا مال لینا حرام ہے اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اُس سے خدا حساب لے گا۔ دلوں کا حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں۔
(بحوالہ مشارق الانوار مؤلفہ امام رضی الدین حسن صغانی)

یہ وہ حقیقت ہے جو آج پاکستان کے علماء کو جنہوں نے اسلام جیسے پیارے مذہب کو کسب معاش کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ دُنیا داری میں سرشار ہو کر کلمہ طیبہ پڑھنے والوں پر ظلم و ستم کا بازار گرم کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہے۔ اور اسلام اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور ایک فوجی ضیاء الحق کو جس کی زندگی ہتھیار چلانے کی تربیت میں گذری اور روحانی علوم سے بے بہرہ رہا تھا۔ ان علماء نے اُسے پھانس لیا تو اس نے اپنا مقام چنگیز خاں اور ہلاکو خان سے بھی آگے بڑھ جانے کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کے بارے میں حق دے گا تو میں کہوں گا اے اللہ تو مجھ کو ان لوگوں کے لئے بھی حکم فرما جنہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اللہ فرمائے گا کہ قسم ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال اور کبر و عظمت کی کہ میں اُن لوگوں کو بھی دوزخ سے نکالوں گا۔ جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔
(ملاحظہ فرمائیے تجرید بخاری جلد دوم کتاب التوحید ص۷۷۸)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ زبان کے اقرار سے ایک شخص دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے لیکن آج کل کے نام نہاد علماء کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو اپنی ٹھیکہ داری چمکانے کے لئے اسلام سے خارج کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو کلمہ پڑھنے والے کی شفاعت کا وعدہ فرماتے ہیں اور اے طائفہ علماء!

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا
(سورۃ نساء آیت ۹۵)

ترجمہ:۔ جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ اس ارشاد خداوندی کا انکار کرتے ہوئے اس جماعت پر ظلم کی انتہا کر رہے ہو جو ساری دُنیا میں کلمہ طیبہ کو سربلند کرنے کا عزم لے کر پھیلی ہوئی ہے اور مجاہدین احمدیت زبان حال و قال سے کہہ رہے ہیں کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

علامہ شبیر احمد عثمانی اور مولانا محمود الحسن صاحب مذکورہ بالا آیت کریمہ کی شان نزول بیان کرتے ہوئے اس کی تفسیر کرتے ہیں کہ

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر جہاد کے لئے بھیجا اُس قوم میں ایک شخص مسلمان تھا جو اپنا مال و اسباب اور مویشی اُن میں سے نکال کر علیحدہ کھڑا ہو گیا تھا اُس نے مسلمانوں کو دیکھ کر السلام علیکم کہا۔ مسلمانوں نے یہ سمجھا کہ یہ بھی کافر ہے اپنی جان اور مال بچانے کی غرض سے اُس نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے اُس کو مار ڈالا اور اُس کے مویشی اور اسباب لے لیا وغیرہ پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی گئی کہ جب تم جہاد کے لئے سفر کرو تو تحقیق سے کام لو بے سوچے سمجھے کام مت کرو۔ جو تمہارے سامنے اسلام ظاہر کرے اُس کے مسلمان ہونے کا ہرگز انکار مت کرو۔ اللہ کے پاس بہت غنیمتیں ہیں لہٰذا حقیر سامان پر نظر نہ کرنی چاہیئے"
(قرآن مجید مترجم و محشی از شیخ الہند مولانا محمود الحسن و علامہ شبیر احمد عثمانی)

اس سے استنباط ہوتا ہے کہ حکم ظاہر پر ہوا کرتا ہے نہ کہ باطن پر۔

معزز قارئین! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حیرت انگیز انکشاف سنئے اور ان علماء کے کردار پر ماتم کیجئے!

بخاری و مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا ابو طالب کو اُن کی موت کے وقت

"اے چچا! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے اس کلمہ کو خدا کے نزدیک اس کلمہ کے کہنے کے سبب سے تیرے واسطے میں جھگڑوں گا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دے کر تجھ کو بخشاؤں گا"
(بحوالہ مشارق الانوار ص۹)

یہ ہے وہ حقیقت اور امن پسند مذہب اسلام کہ صرف زبان کے اقرار سے ہی انسان مسلمان ہو جاتا ہے اور اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بخشش اور امن کی ضمانت حضور دے رہے ہیں لیکن صد حیف ضیاء الحق اور علماء پر تو آج اسلام کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تاریخ عالم میں ایسی ظلم و زیادتی اور چنگیز خانیت ہمیں نظر نہیں آئے گی۔ بلکہ دُنیا میں آج ضیاء الحق ہی سب سے زیادہ خوش قسمت شیطان ہے کہ وہ کام جو ہم اس سال تک ابلیس نہ کر سکا آج مسلمان ڈکٹیٹر اور علماء نے کر دکھایا۔

اسلام میں بڑی ہی پیاری پیاری مثالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑی ہیں اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جسے حضور صلعم نے ادھورا چھوڑا ہو۔ بخاری کی ایک حدیث آتی ہے:۔

"ایک یہودی لڑکا بیمار تھا اور جب وہ مرنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ اسلام لے آؤ۔ چنانچہ وہ یہودی لڑکا مسلمان ہو گیا تب آپ یہ فرماتے ہوئے باہر

قبر نے اسے قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم
جسے بہت لوگوں نے اس لڑکے کو آگ
سے جلا دیا گیا۔
(تیسیر بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳)

اس حدیث سے مستنبط ہے کہ اس یہودی لڑکے نے صرف کلمہ کا اقرار کیا۔ جبکہ ابھی اس کو اسلام پر عمل کرنے کا بھی موقع نہ ملا کہ وہ مر گیا۔ لیکن رحمۃ للعالمین خوشخبری دیتے ہیں کہ حضور کی شفاعت سے اس کو نجات حاصل ہوگی۔ گویا صرف اقرار کلمہ کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امت مسلمہ میں شمار فرمایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ایمان کی تین جڑیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو اس کے ساتھ ہر قسم کی لڑائی نہ کرے۔ اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بنا اور اسلام سے خارج مت قرار دے۔
(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱ ص ۲۴۳ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

ہیبت ناک انجام

وہ لوگ جو آج کے دور میں کلمہ طیبہ کے نام پر افراد جماعت احمدیہ پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں ان کا حدیث نبویؐ کے ذریعہ انتباہ کیا جاتا ہوں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے قبیصہ بن ذویب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص محلم بن جثامہ نے مشرکوں کے گروہ پر حملہ کیا۔ مشرک شکست کھا گئے۔ ایک مشرک پر غشی طاری ہوگئی۔ جب محلم نے قتل کے ارادہ سے تلوار کا وار کرنا چاہا تو اس مشرک نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔ مگر اس کے باوجود محلم اس سے گتھم گتھا ہوگئے۔ اور اسے قتل کر کے ہی دم لیا۔ بعد ازاں محلم کے دل میں اس قتل پر قلق پیدا ہوئی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ساری بات کہہ دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر معلوم کر لیا تھا کہ وہ قتل کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا ہے؟ خیر چند دنوں بعد قاتل محلم انتقال کر گئے۔ لوگوں نے دفن کر دیا تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔ اس پر محلم کے اہل و عیال حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطلاع دی

حضورؐ نے فرمایا اسے پھر دفن کر دو چنانچہ دوبارہ دفن کیا گیا لیکن زمین نے انہیں پھر باہر پھینک دیا۔ اور ایسا تین مرتبہ ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا زمین نے ایسے شخص کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس نے کلمہ گو کو قتل کیا ہے۔ اس لئے اسے کسی غار میں پھینک ڈالو۔ طبرانی اور بیہقی نے بحوالہ حسن لکھا ہے کہ ایک آدمی نے ہمیں یہ واقعہ بتاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ زمین اس شخص سے بھی بدتر انسان کو اپنے اندر جگہ دے دیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس واقعہ کو امت محمدیہ کے لئے عبرت کا نشان بنا دے تاکہ آئندہ تم میں سے کسی ایسے شخص کو قتل کرنے یا اسے غیر مسلم سمجھنے کی جرأت نہ کر سکے جو کلمہ شہادت پڑھتا ہو یا کہتا ہو کہ میں مسلمان ہوں۔
(خصائص الکبریٰ جلد ۲ طبع اوّل دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۹ھ)

کیا یہ واقعہ ضیاء الحق اور انہیں قابو کئے ہوئے علماء کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور حقیقت ہے کہ مسلمان تو وہ ہیں جو ہیں مسلمان کہلانے میں کروڑوں یوں تو لکھے ہوئے ہیں مردم شماری میں

بخاری و مسلم میں مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا ہو اگر تو اس کو مارے گا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو واجب القتل اس کے برابر ہو جاوے گا۔ جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے ...... الخ

ان حقائق کی روشنی میں پاکستان کے علماء اور زعماء غور کریں اور خدا را اسلام کو جو بین الاقوامی مذہب ہے اور جس کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے اس طرح بدنام نہ کریں۔ آج جماعت احمدیہ کے جیالے سپوت پاکستان میں اسلامی تعلیمات کے نچوڑ اس کلمہ کو سربلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ؎

چھوٹ سکتا ہی نہیں ہاتھوں سے دامانِ رسول
ٹوٹ جائے جسم و جاں کا رشتہ ناپائیدار

حیرت انگیز مماثلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین مکہ کے مابین صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک معاہدہ قرار پایا۔ ان میں سے دو شرائط جو مشرکین نے بضد منوائیں وہ یہ ہیں:-

(۱):- معاہدہ کی ابتداء میں اسلامی طریق کے مطابق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھا جائے بلکہ عرب کے دستور کے مطابق باسمک اللّٰھم لکھا جائے۔

(۲):- یہ معاہدہ محمد رسول اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ محمد بن عبداللہ کی طرف سے ہو۔

اور مشرکین نے کہا کہ اگر ہم محمد رسول اللہ مان لیں تو جھگڑا تو ختم ہوگیا۔ یہی بات پر تو اصل تنازعہ ہے۔ جس پر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ محمد رسول اللہ کاٹ دو۔ لیکن حضرت علیؓ نے تامل فرمایا۔ جس پر حضورؐ نے حضرت علیؓ کی انگلی پکڑ کر لفظ رسول اللہ کاٹ دیا۔

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کلمہ طیبہ مٹانا نہیں چاہتے تھے۔ جبکہ مشرکین اس بات پر بضد تھے۔ اب ہم کلمہ مٹانے والے پاکستانی علماء اور ضیاء الحق سے پوچھتے ہیں کہ آپ کس صف میں کھڑے ہیں۔ آیا مسلمانوں کی صف میں یا مشرکین کی صف میں؟

افراد جماعت احمدیہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو نصیحت فرمائی تھی اس آئینہ میں ہی مخالفین صاف دلی سے جھانک کر دیکھیں تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:-

"تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی تمہیں آکر کہیں کہ ہم تمہارے لئے اپنی بادشاہتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تم ہماری صرف ایک بات مان لو جو اسلام کے خلاف ہے تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو تف ہے تمہاری اس حرکت پر۔ میں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کے مقابلہ میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں پر جوتی بھی نہیں مارتا۔"
(الفضل ۲۰ جون ۱۹۴۲ء ص ۴)

توہین رسالتؐ کا مرتکب کون

اب اس ارشاد زرین کے پیش نظر سوچئے کہ کس قدر عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم افراد جماعت احمدیہ کے دلوں میں ہے۔ اور اس کے بالمقابل پاکستانی علماء اور ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے جو توہین رسالتؐ کا بل پاس کیا ہے۔ کون مجرم ہے ذرا غور کیجئے۔ یہ بل منظور کرنے والے خود توہین رسالتؐ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

مذکورہ بالا تمام ارشادات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو سزائیں دینے۔ اذانیں دینے والوں کو قید کرنے والو۔ تم ہی توہین رسالتؐ کے مجرم ہو۔ وہی کلمہ طیبہ جس نے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی وفا کرنی ہے اس کی بے حرمتی کرنے والے ضیاء الحق خود ہیں۔ اس بل کو منظور کرنے والوں نے نہایت بے شرمی سے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے سینوں سے کلمہ طیبہ کے بیج اُتار کر اپنے پاؤں تلے روندنے کی جرأت کی۔ اور اس طرح توہین رسالتؐ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے نمائندوں نے مساجد سے نہایت بے غیرتی کا ثبوت دیتے ہوئے عیسائی سپاہیوں سے کلمہ طیبہ مٹوایا۔ قارئین خود فیصلہ کریں کہ یہ بل سب سے پہلے ڈکٹیٹر ضیاء الحق اور اس کے کارندوں اور دنیوی علماء پر لاگو کر کے عمر قید اور عبرتناک سزا دی جانی چاہیئے۔ کیونکہ یہی توہین رسالتؐ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ خدا کا عبرتناک عذاب آنے کو ہے۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

سُن لو اے
پھولیں پھلیں گے ہردم کلمہ پڑھنے والے
مٹ جائیں گے جہاں سے کلمہ مٹانے والے
اسلام و احمدیت پھولیں پھلیں گے
دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس غلبہ کو روک سکے۔ یہ ہو کر رہے گا
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
کفر کی کالی گھٹا کافور ہوگی ایک دم
احمدیت ہی رہے گی رب کعبہ کی قسم

درخواست دعا — میری چھوٹی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر بشریٰ احمد M.B.B.S., M.D. اہلیہ مکرم ڈاکٹر پروفیسر فاروق احمد صاحب M.D. کو خدا کے فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں شیر کشمیر انسٹی ٹیوٹ آف پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سائنسز سرینگر میں اعلیٰ ملازمت ملی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بطور شکرانہ مختلف مدات میں الکاونٹ ۴۲ ارسال کرتے ہوئے بزرگان سلسلہ اور قادیان بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو عزیزان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جملہ علوم دینی و دنیوی سے سرفراز فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین خاکسار۔ عذرا شمیم آرہ (بہار) ✚

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نیاز آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا انتقال پر ملال

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت دُکھ اور افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ ہمارے ایک نہایت مخلص درویش، مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نیاز آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ ۱۳ [illegible] ۸۶ء کو بوقت ۵ بجے صبح ایس۔پی۔ او ہسپتال چنڈی گڑھ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

عرصہ تقریباً دو سال قبل مرحوم پر فالج کا معمولی حملہ ہوا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بروقت مناسب طبی امداد بہم ہو جانے کے باعث بیماری کا اثر جلد زائل ہو گیا اور آپ بکلی صحتیاب ہو کر حسب سابق اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل ہو گئے۔ امسال رمضان المبارک میں آپ نے دوسرا روزہ رکھا ہوا تھا کہ اچانک فالج کا دوسرا شدید حملہ ہوا۔ مقامی علاج سے کوئی افاقہ دکھائی نہ دینے پر آپ کو گورو نانک ہسپتال امرتسر میں داخل کرایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ اور ایکسرے لینے کے بعد تشخیص کی کہ دماغ کی ایک رگ پھٹ جانے کی وجہ سے جریان خون ہوا ہے۔ منجمد خون کی صفائی کے لئے دماغ کا آپریشن کرانا ہوگا۔

ڈاکٹری مشورہ پر مورخہ ۸ [illegible] ۸۶ء کو بغرض آپریشن مکرم فضل الٰہی خانصاحب اور مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری کے ہمراہ آپ کو چنڈی گڑھ بھجوایا گیا تھا جہاں آپ کو [illegible] ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ جہاں آخری وقت تک آپ کے دو بیٹے یعنی عزیز مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز اور عزیز عبدالقدیم نیاز سلمہٗ آپ کی تیمارداری کے لئے موجود رہے۔ آپریشن سے پہلے ڈاکٹروں کے مطالبہ پر قادیان کے دو خدام عزیز منیر احمد منگلی اور عزیز ملک فلاح الدین سلمہما اللہ تعالیٰ نے ایک ایک بوتل خون کا عطیہ دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔ مورخہ ۱۲ [illegible] ۸۶ء کو رات [illegible] ڈاکٹروں نے آپ کے دماغ کا آپریشن کیا جو کامیاب ثابت نہ ہوا۔ اور آپ نے چند گھنٹوں کے بعد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

چنڈی گڑھ سے آپ کا جنازہ [illegible] قادیان لانے میں مکرم عزیز احمد صاحب طاہر ابن مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب نے خصوصی تعاون دیا اور [illegible] کا انتظام کر کے اُسی میں جنازہ لے کر [illegible] کے قریب قادیان پہنچے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ بعد نماز عصر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحن میں کثیر التعداد احباب جماعت کی معیت میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ بعدہٗ میت بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ اور سپرد خاک کر دی گئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا بھی کروائی۔

مکرم نیاز صاحب مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ منکسر المزاج سادہ لوح، خاموش طبع اور بے لوث خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے ابتدائی درویش تھے۔ تقریباً چالیس سال تک صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات میں [illegible] آپ خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے۔ بالآخر صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹر مقرر ہوئے اور تادم واپسیں اسی خدمت پر مامور رہے۔ آپ نے اپنے عہد درویشی کو انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ نبھایا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے [illegible] چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑی دو بیٹیاں پاکستان میں بیاہی ہوئی ہیں۔ جبکہ سب سے بڑے بیٹے عزیز مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز خریدار [illegible] انجمن احمدیہ [illegible] ہیں۔ آپ کے والد [illegible] حضرت [illegible] عبدالحکیم صاحب [illegible] بفضلہٖ تعالیٰ ربوہ میں [illegible] ہیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے اُن کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

افسوس! محترم منظور احمد خان صاحب ایم۔اے وفات پاگئے!

آپ نے لمبا عرصہ مرکز سلسلہ میں قیام پذیر رہ کر نمایاں تبلیغی خدمات سرانجام دیں

چنڈی گڑھ سے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نیاز کے انتقال پر ملال کی اطلاع موصول ہوئے ابھی چند گھنٹے ہی گزرے تھے کہ قبل از دوپہر کانپور سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ اندوہناک اطلاع ملی کہ مکرم منظور احمد خان صاحب ایم۔اے سابق ناظر [illegible] انجمن احمدیہ دہلی کا شدید حملہ ہونے کے باعث مورخہ ۱۲ [illegible] ۸۶ء کو بعمر تقریباً ۷۵ سال داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

بوقت وفات مرحوم کی اہلیہ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ [illegible] گرلز ہائی سکول اور بچے چونکہ کانپور میں موجود تھے۔ اس لئے محترم امیر صاحب مقامی نے بنفس نفیس تشریف لے جا کر انتہائی تشفی آمیز اور مشفقانہ انداز میں انہیں اس اندوہناک سانحہ سے آگاہ کیا اور اسی وقت اپنی نگرانی میں اُن کے کانپور بھجوانے کا انتظام فرمایا۔

محترم منظور احمد خان صاحب [illegible] منشی عبدالحق [illegible] مرحوم [illegible] پوری [illegible] کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ آپ کی ولادت ۲ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ہوئی تھی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے امتحانات میں [illegible] کرنے کے بعد آپ مرکز احمدیت [illegible] خدمت سلسلہ [illegible] کے لئے [illegible] مورخہ [illegible] کو صدر انجمن احمدیہ [illegible] مستقل [illegible] مورخہ ۵ [illegible] بطور [illegible] مورخہ [illegible] ۸۵ء تک [illegible] ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ [illegible] نمایاں [illegible] اسی [illegible] میں محترمہ شمیم بیگم صاحبہ [illegible] عبدالمجید [illegible] مرحوم [illegible] کانپور کے [illegible] آپ کی شادی [illegible] ۸۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ [illegible] کو [illegible] تحریک جدید [illegible] قادیان [illegible] عہدہ پر مورخہ [illegible] تک [illegible] کے ساتھ [illegible] صدر انجمن احمدیہ [illegible] [illegible] ۱۵ [illegible] بیماری [illegible] ریٹائرمنٹ حاصل کر کے [illegible] اختیار کرلی۔ [illegible] قادیان [illegible] رہے [illegible] ڈاکٹروں [illegible] بیماری [illegible] مگر [illegible] مترتب [illegible] [illegible]

[illegible] کے قائل وجود تھے۔ اردو اور انگریزی ادب کا گہرا مطالعہ رکھنے کے علاوہ [illegible] بھی [illegible] رکھتے تھے۔ [illegible] اجازت دی اور آپ [illegible] [illegible] صلاحیتوں [illegible] اَللّٰھُمَّ [illegible] وَاَدْخِلْہُ فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ۔

مرحوم نے اپنے پیچھے [illegible] ایک بیٹی اور دو بیٹے [illegible] ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] مرحوم کی خدمات [illegible] عطا [illegible] ہوئے [illegible] درجات [illegible] پسماندگان کو [illegible] اُن کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین

(ایڈیٹر)

بشت پورہ غلبۂ اسلام ہے

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

مختلف مقامات میں ہفتۂ قرآن مجید کا شایان شان اہتمام

★ — مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۳ جولائی ۸۶ء کو احمدیہ مسلم مشن مدراس میں زیر صدارت مکرم میران شاہ صاحب ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب و مستورات اور بچگان نے شمولیت اختیار کی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ایم ایس شریف احمد صاحب نے کی۔ اور نظم عزیزم رفیق احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سنائی۔ اجلاس میں مکرم عبدالمجید صاحب زعیم انصار اللہ۔ مکرم منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم شیراز احمد صاحب۔ عزیزم رفیق احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ — مکرم احمد عبدالماجد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ جولائی ۸۶ء کو محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں ہفتۂ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید۔ مکرم سید ابرار احمد صاحب، مکرم الحاج محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدر آباد۔ اور مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے۔ انعامات کے لئے خطیر رقم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نے عطا کی تھی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

★ — مکرم مولوی کے عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید خانپور ملکی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۳ تا ۱۷ جولائی ۸۶ء ہفتہ قرآن منایا گیا۔ اجلاسات میں صدارت کے فرائض مکرم ہارون رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم ماسٹر اصغر حسین صاحب نائب صدر۔ مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس۔ مکرم پروفیسر سید مجید عالم صاحب صدر جماعت۔ اور خاکسار نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ہارون رشید صاحب، عزیز ندیم احمد صاحب، عزیز اظہر حسین صاحب، عزیز شاکر رشید صاحب، عزیز طفیل احمد صاحب، عزیز بشارت اللہ صاحب اور خاکسار نے کی۔ مکرم سہیل احمد صاحب، عزیز نصیر احمد صاحب، مکرم عبدالباسط صاحب، عزیز اظہر حسین صاحب، عزیز منور احمد صاحب۔ مکرم ہارون رشید صاحب، عزیز راشد مجید صاحب، اور مکرم جمیل احمد صاحب نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ اجلاسات میں مختلف عناوین پر مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ہارون رشید صاحب، مکرم سید مبارک عالم صاحب، مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب، مکرم پروفیسر سید مجید عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ، مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

★ — مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید موریاکنی (کیرالہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۷/۸۶ تا ۳۱/۷/۸۶ ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اس عرصہ کے دوران روزانہ جلسات منعقد ہوئے۔ صدارت کے فرائض مکرم ٹی رائو صاحب صدر جماعت، مکرم ٹی محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت، مکرم ٹی کنہید و صاحب قائد اور خاکسار نے انجام دیئے۔ جلسات کا آغاز مکرم پی محمد یوسف صاحب، مکرم [illegible] احمد صاحب نمائندہ مجلس مرکزیہ، مکرم کے احمد ماسٹر صاحب، مکرم ٹی محمد البشر [illegible]، مکرم ٹی موئیدلی صاحب، عزیز محمد منزل، عزیز کے عمر، عزیز پی شفیق احمد [illegible] اے پی محمد اسماعیل صاحب کی تلاوت و نظم خوانی سے ہوا۔ خاکسار [illegible] عبدالرحمٰن، مکرم پی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید، مکرم ٹی کنہید و صاحب [illegible] کے احمد ماسٹر صاحب، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر انصار اللہ [illegible] شمس الدین صاحب۔ مکرم پی افتخار الدین صاحب، مکرم ٹی رائو صاحب صدر جماعت، مکرم ٹی محمد تایائی صاحب اور مکرم اے پی محمد اسماعیل صاحب نے تقاریر کیں۔ ہر اجلاس کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔

★ — مکرم احمد نور خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۶-۷-۶ کو خاکسار کی زیر صدارت ہفتہ قرآن منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مقررین نے قرآن کریم کے حقائق و معارف پر مفصل روشنی ڈالی۔ اسی قسم کے اجلاسات ایک ہفتہ تک جاری رہے۔

★ — مکرم رحمت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ سورو رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۹ تا ۱۵ جولائی مسجد احمدیہ سورو میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ اجلاسات میں صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم شیخ عبد المنان صاحب، مکرم ڈاکٹر خلیب الرحمٰن صاحب آزاد۔ مکرم ابو صالح صاحب قائد مجلس۔ مکرم ابراہیم خان صاحب، مکرم سیٹھ جہانگیر علی صاحب۔ مکرم مولوی حاتم خان صاحب اور مکرم شمس الدین صاحب نے سر انجام دیئے۔ تلاوت و نظم خوانی اور تقاریر کرنے والے احباب کے اسماء یہ ہیں۔ مکرم دلاور علی خان صاحب۔ مکرم الیاس خان صاحب۔ مکرم مولوی حفیظ اللہ صاحب۔ مکرم شیخ عبدالمنان صاحب، مکرم سیٹھ جہانگیر علی صاحب، مکرم مولوی حاتم خان صاحب، مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب، مکرم شیخ کریم الدین صاحب، مکرم مولوی ایوب خان صاحب، مکرم شمس الدین صاحب۔

الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں ایک دعائیہ تقریب

مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۶-۷-۲۸ کو الہ دین بلڈنگ میں مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اور اُن کی اہلیہ کے لندن روانہ ہونے سے پہلے ایک الوداعیہ تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ اجتماعی دعا کی گئی۔

علاقہ پونچھ میں بارہ ۱۲ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ پونچھ رقمطراز ہیں کہ خاکسار نے بعض افراد جماعت کے تعاون سے علاقہ پونچھ کے مضافات کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ افراد نے جبو نکاں نامی ایک مقام پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اور یوں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد و حلقہ فلک نما کی تربیتی کلاس

محترمہ مسرت زرین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۸۶-۷-۲۰ کو لجنہ اماء اللہ سکندرآباد و حلقہ فلک نما کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں قرآن مجید باترجمہ اور تفسیر پڑھائی گئی۔ اور مختلف دینی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے بھی بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

غیر احمدی عالم کا علمی بحث سے گریز

مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ مقیم سسلیہ (بنگال) لکھتے ہیں کہ ایک مقامی غیر احمدی عالم دین جناب ظفر احمد صاحب اُردو مدرس مڈل سکول گمٹلا نے بتاریخ ۸۶-۷-۲۳ از خود ہمیں علمی و دینی بحث کا چیلنج دیا۔ مگر باوجود اس کے کہ ہم دو مرتبہ اُن کے پاس گئے۔ اُنہوں نے دونوں ہی دفعہ گفتگو کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور بزبانِ حال سے احمدیت کے مقابلہ میں اپنی شکست تسلیم کر لی۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار۔

آندھرا کے تین دیہات میں تبلیغی جلسے اور تقسیم لٹریچر

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ قاسرلہ پاڑ آندھرا پردیش تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب معلم وقف جدید، مکرم صدر صاحب جماعت قاسرلہ پاڑ اور خاکسار نے ضلع نلگونڈہ کے اندر گرد کے مضافات کا دورہ کیا۔ تیراپور نامی گاؤں میں ۸۶-۸-۱، آلیگوپلی گاؤں میں ۸۶-۸-۲ اور قاسرلہ پاڑ نامی گاؤں میں ۸۶-۸-۳ کو بڑے تبلیغی جلسے ہوئے۔ جن میں اُردو اور تلگو زبان میں تقاریر ہوئیں۔ ہر سہ مقامات پر بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور سعید فطرت روحوں کو احمدیت میں شامل فرمائے۔ آمین ✦

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مئی ۱۹۸۶ء تا اپریل ۱۹۸۹ء (ہجرت ۱۳۶۵ ہش تا شہادت ۱۳۶۸ ہش) تک کے لئے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو احسن رنگ میں خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ لکھنؤ

صدر .... مکرم حاجی عبد القیوم صاحب
نائب صدر .... ” ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... ” سیٹھ بشیر احمد صاحب
” مال .... ” محمد اشتیاق صاحب
” تبلیغ .... ” سیٹھ داؤد احمد صاحب

جماعت احمدیہ بھدرک

صدر .... مکرم مولوی ہارون رشید صاحب
نائب صدر .... ” غلام محمود دلی صاحب
سیکرٹری تعلیم .... ” مولوی ہارون رشید صاحب
” امور عامہ و خارجہ ...... ” شیخ محمد یونس صاحب
” وصایا .... ” شیخ عمران صاحب
” مال .... ” تبارک احمد صاحب
” ضیافت .... ” شیخ محمد یونس صاحب
” تحریک جدید / وقف جدید .... ” مبارک احمد صاحب
” جائیداد .... ” غلام مسیح صاحب

جماعت احمدیہ موسابنی مائنز

صدر .... مکرم شیخ ابراہیم صاحب
نائب صدر .... ” منور احمد صاحب
سیکرٹری مال .... ” شکیل احمد خان صاحب
” امور عامہ .... ” مبارک احمد خان صاحب
” امین .... ” شیخ داؤد صاحب
” تحریک جدید .... ” غلام عظیم صاحب
” وقف جدید .... ” احمد حسین صاحب
” تبلیغ .... ” خلیل احمد صاحب
” ضیافت .... ” شریف احمد صاحب
” رشتہ ناطہ .... ” صاحب خان صاحب
” تعلیم .... ” نذیر احمد صاحب
” جوبلی فنڈ .... ” محفوظ الرحمٰن خان صاحب
” آڈیٹر .... ” محمود احمد صاحب

جماعت احمدیہ پنگال

صدر .... مکرم محمد ابراہیم صاحب
نائب صدر .... ” جمعہ خان صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... ” غنی خان صاحب
” مال .... ” جمعہ خان صاحب
” تحریک جدید .... ” محمد حبیب الرحمٰن صاحب
” وقف جدید .... ” شہباز خان صاحب
سیکرٹری ضیافت .... مکرم مصطفیٰ خان صاحب
” تعلیم و تربیت .... ” آدم خان صاحب
” تبلیغ .... ” محمد سبحان صاحب
” امین .... ” آدم خان صاحب
” رشتہ ناطہ .... ” کینا خان صاحب

جماعت احمدیہ ایراٹوپورم

صدر .... مکرم ایم اے علی صاحب
جنرل سیکرٹری .... ” عبد الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال .... ” کے محمد ابراہیم صاحب
(۳۱ دسمبر ۸۶ء تک مشروط)
” امور عامہ .... مکرم ایم اے فرید صاحب
” تبلیغ و تربیت / تعلیم و رشتہ ناطہ ” اے حمید صاحب

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

صدر .... مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
نائب صدر .... ” محمد عبد الغنی صاحب
سیکرٹری مال .... ” محمد عبد الحی صاحب
” تبلیغ .... ” محمد عبد العزیز صاحب
” تعلیم .... ” محمود احمد بابو صاحب
” امور عامہ .... ” سراج احمد صاحب
” تحریک جدید .... ” محمد فخر الدین صاحب
” وقف جدید .... ” سیٹھ محمد نصیر الدین صاحب
” وصایا .... ” عبد الحفیظ صاحب
” ضیافت .... ” محمد فخر الدین صاحب

جماعت احمدیہ حیدر آباد

سیکرٹری مال .... مکرم محمد احمد غوری صاحب
” امور عامہ .... ” سید جہانگیر علی صاحب
” تبلیغ .... ” محمد یوسف قریشی صاحب
” تعلیم و تربیت .... ” احمد عبد الحکیم صاحب
” تحریک جدید .... ” محمد شمس الدین صاحب
” وقف جدید .... ” ارشاد حسین صاحب
” ضیافت .... ” مسعود احمد صاحب
” صد سالہ جوبلی .... ” سید غوث صاحب
” موصیان .... ” محمد عبد الرؤف صاحب
” جائیداد .... ” ڈاکٹر سعید الدین صاحب
” آڈیٹر .... ” خواجہ معین الدین صاحب

جماعت احمدیہ بتھاری

صدر .... مکرم محمد نور الدین ملا صاحب
سیکرٹری مال .... مکرم ابوبکر صدیق صاحب
” تبلیغ .... ” حاجی انصار علی منڈل صاحب
” تعلیم و تربیت .... ” ڈاکٹر سلیم الدین احمد صاحب
” ضیافت .... ” مرزا انیس الدین احمد صاحب

جماعت احمدیہ آرہ

صدر .... مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
سیکرٹری مال .... ” پروفیسر امتیاز احمد صاحب

جماعت احمدیہ کرولی

صدر .... مکرم محمد صدیق صاحب
نائب صدر .... ” شیخ یوسف علی صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ...... ” شیخ عبد الشکور صاحب
” تعلیم .... مکرم انور خان صاحب
” امور عامہ .... ” شیخ نعیم صاحب
” مال .... ” انور محمد صاحب
” ضیافت .... ” شیخ عبد الشکور صاحب
” تحریک جدید .... ” انور خان صاحب
” وقف جدید .... ” بہادر خان صاحب
آڈیٹر .... ” نواب الدین خان صاحب
امین .... ” محمد مولا بخش صاحب

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

صدر .... مکرم ڈاکٹر محمد شاہد قریشی صاحب
سیکرٹری مال .... ” عبد الواحد قریشی صاحب
(ریٹائرڈ ۔ایک سال کے لئے مشروط)
سیکرٹری تبلیغ ...... مکرم محمد حفیظ صاحب اردو پوری

جماعت احمدیہ کنڈولی

صدر .... مکرم وی پی عبد الحی صاحب
سیکرٹری مال .... ” وی پی عاشق صاحب

جماعت احمدیہ چک ایمہ چھچھ

صدر .... مکرم ماسٹر محمود احمد قریشی صاحب
سیکرٹری مال .... ” شیخ عبد الحفیظ صاحب
” تعلیم و تربیت ...... ” مبارک احمد صاحب [illegible]

جماعت احمدیہ کیرولائی

صدر .... [illegible] صاحب
نائب صدر .... ” [illegible] صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... ” [illegible] صاحب
” مال .... ” [illegible] حمید صاحب
” تبلیغ و تربیت ...... ” [illegible] محمود صاحب
” رشتہ ناطہ .... ” [illegible] صاحب
” ضیافت .... ” [illegible] صاحب

جماعت احمدیہ [illegible]

صدر .... مکرم [illegible] محمد یونس صاحب
سیکرٹری مال .... ” شمس عالم صاحب
” امور عامہ .... ” سید خورشید عالم صاحب
” تعلیم و تربیت و تبلیغ ...... ” مصطفیٰ ایوب صاحب

سیکرٹری ضیافت ...... مکرم شریف عالم صاحب

جماعت احمدیہ سونگڑہ

صدر .... مکرم عبد الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال .... ” بشیر احمد صاحب

جماعت احمدیہ پاکوڑ

صدر .... مکرم محمد قربان صاحب
سیکرٹری مال .... ” عبد الحمید صاحب
” تبلیغ .... ” عبد العزیز صاحب

جماعت احمدیہ امروہہ

صدر .... مکرم لیاقت علی صاحب
سیکرٹری مال .... ” ظہیر عالم صاحب
” جنرل .... ” ” ” ”
” تعلیم و تربیت ...... ” اسرار احمد صاحب
” امور عامہ .... ” محمد اسلم صاحب
” ضیافت .... ” دلشاد احمد صاحب

جماعت احمدیہ سنگرور

صدر .... مکرم عزت محمد صاحب منڈا سنگر
(رفاہ دو کے لئے)
نائب صدر .... مکرم عبد الحی لدھر صاحب
سیکرٹری مال .... ” بشیر احمد صاحب منڈا سنگر

جماعت احمدیہ بردوان

صدر .... مکرم سید عبد النعیم صاحب
نائب صدر .... ” سید فیروز الدین صاحب
سیکرٹری مال .... ” محمد شمیم الدین صاحب
” تعلیم و تربیت ...... ” محمد ظہیر الدین صاحب
” تبلیغ .... ” سید صلاح الدین صاحب
(۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء تک ایک سال کے لئے مشروط منظوری دی جاتی ہے)
سیکرٹری امور عامہ ...... مکرم سید عبد النعیم صاحب
” ضیافت .... ” سید عبد القدیر صاحب

جماعت احمدیہ بلہار کشمیر

صدر .... مکرم ماسٹر غلام قادر صاحب
سیکرٹری مال / تعلیم و تربیت ...... ” بشیر احمد صاحب بی اے بی ایڈ
سیکرٹری امور عامہ / تبلیغ ...... مکرم عبد الحکیم صاحب
سیکرٹری تحریک جدید / وقف جدید ...... مکرم عبد الصمد صاحب
(۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء تک ایک سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے)

جماعت احمدیہ پٹنہ

صدر .... مکرم سید فضل احمد صاحب
نائب صدر سیکرٹری تعلیم و تربیت و آڈیٹر ...... مکرم سید نصیر احمد صاحب

جنرل سیکرٹری و تبلیغ — مکرم شریف احمد صاحب
سیکرٹری مال و تحریک جدید و وقف جدید — مکرم میاں بشیر احمد صاحب
(۱۲ اپریل ۸۶ء سے ایک سال کیلئے منظور شدہ)
سیکرٹری امور عامہ و خدمت خلق — مکرم سید طارق احمد صاحب
جماعتہائے احمدیہ سرگودھا

صدر .... مکرم میر ہدایت علی صاحب
نائب صدر .... مکرم آدم خان صاحب
سیکرٹری مال .... مکرم سخاوت علی خان صاحب
" تعلیم .... مکرم سید تنویر احمد صاحب
" تبلیغ .... مکرم نواب الدین خان صاحب
" امور عامہ .... مکرم مقبول حسین خان صاحب

مبارک ہیں وہ

اس دور میں مقدر فتح اسلام کے لئے تمام دنیا میں جاری عظیم الشان جہاد جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے اور دنیا کے ہر علاقہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم۔ مساجد کی تعمیر اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تحریک جدید کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کیا جا سکتا ہے"... "تحریک جدید ہر وہ دلیر وہ شان رکھتا ہے کہ جس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا۔" "تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہا ہے جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔"

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے ہم نے چپہ چپہ پر حضرت محمد رسول اللہ کی حکومت قائم کرنی ہے یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے۔ ہم اسلام کی حفاظت کے لئے اس کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر اسلام کے جسم تک نہیں پہنچ سکتا۔ اب خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے۔ جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور انتہا تک پہنچانا ہے۔ اب ایک ملک یا دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب ایک مبلغ یا دو مبلغوں کا سوال نہیں۔ اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے یا کفر مریگا اور ہم جیتیں گے درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

"پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولاد کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہو گا۔ آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نویں اور اطفال الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نمائندگان مجالس اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شامل ہو کر علمی اور روحانی پروگراموں سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

موصی صاحبان، عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام

خصوصی توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد برائے ارسال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں ان کو سالانہ حساب بنا کر بھجوایا جاتا ہے۔ مگر ایک خاص تعداد موصیان کی ایسی باقی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل رہتے ہیں اور ان کا شمار بقایا داران میں ہوتا ہے اس سلسلہ میں قاعدہ ۶۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:- قاعدہ نمبر ۶۹:-

"ہر موصی کے لئے لازمی ہو گا کہ وہ سالانہ فارم اصل آمد حسب نمونہ جدول ج پُر کر کے دفتر کو بھجوائے فارم اصل آمد نہ آنے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہو گا کہ وہ مناسب تنبیہ کے بعد موصی کو بقایا دار قرار دے کر موصی کے خلاف مناسب تادیبی کارروائی کرے جو منسوخی وصیت بھی ہو سکتی ہے۔"

اسی دوران میں بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے اور ان کے اقرباء ان کا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں۔ اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں۔ اور قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہوتی ہے جو دفتر اور موصی کے اقرباء دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات جمعہ میں اس امر کو واضح کریں اور کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصد پُر ہو جائیں قاعدہ نمبر ۶۹ کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جائے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو اس کو دفتر ہذا میں اپنی معذوری پیش کریں ان کی معذوری مجلس کارپرداز میں پیش کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔

اگر کسی دوست کو جو موصی ہے عہدیداران کی طرف سے فارم اصل آمد نہیں ملا تو وہ ان سے مطالبہ کرے، اور اگر ان کے پاس بھی نہیں پہنچا تو دفتر ہذا سے براہ راست مطالبہ کرے دفتر ہذا ایسے موصیوں کو دوبارہ فارم اصل آمد بھجوا دے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

۸-۹ اخاء (اکتوبر) کی تاریخوں میں منعقد ہو گا

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ اور ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش (۱۹۸۶ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ اور زعمائے کرام سے گزارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا:- خاکسار کی پھوپھی ڈاکٹر فہیدہ صاحبہ کی والدہ اور ان کے شوہر بعارضہ قلب زیر علاج ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ سب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار ملک منیر احمد پشاوری قادیان

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275975

RES. 273903 CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

PH. NO 279203

THE JANTA

CARD BOARD BOX. M.F.G. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD CORRUGATES BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15 PRINCEP STREET CALCUTTA-700072.

بلی الانسان سے معرف بانگ جا رہی ہے۔

اب جاری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

بی ایم الیکٹرک سروس کمپنی

خاص طور پر ان اغراض کے لیے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

• الیکٹریکل انجینئرس • الیکٹریکل ورکنگ

• لائسنس کنٹریکٹرس • موٹر وائنڈنگ

8-10 LAXMI GOBIND APAR, J.P. ROAD VERSOVA

FOUR BUNGLOWS ANDHERI (WEST)

P.H. NO 574608-629389 BOMBAY-58

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام سے تصنیف حضرت مسیح موعود)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸

ٹپک منڈی

حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD CALCUTTA-700039

AUTOCENTRE تار کا پتہ

23-5222 ٹیلیفون نمبرز

23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے :- ایمبیسڈر ○ بیڈفورڈ ○ ٹریکر

اور وولوٹیسیر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTOTRADERS

16. MANGOE LANE CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS

13-SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PH. NO- 76560

74350

ھو النّاصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ:- کرشی احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑلیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

(پیشکش)

NARA TRADERS

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPALS

SHOE MARKET, NAYA POOL HYDERABAD 500002

PH.NO - 522360

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

سخت غصہ سے بچو ——!

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ

احمد الیکٹرانکس | گڈلک الیکٹرانکس

کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر } انڈسٹریل روڈ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ویڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

• بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
• عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے انکی تذلیل
• امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان کی تذلیل

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 AL

حیدرآباد | فون نمبر - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ آغا پورہ ۱۶-۱-۲۸۷

سعید آباد سعید آباد۔ (آندھرا پردیش)

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۱)

فون نمبر 12916 | ٹیلیگرام ALLIED

الائیڈ پروڈکٹس

سیلا موئی۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ ہڈی سینگ ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ ۲۹-۲-۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (A.P)

بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ!

NIR

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک کینوس کے جوتے!